سوال

(67) مسلمان کو غلہ کی تجارت سے ایمان بدل جاتا ہے۔ یہ قول صحیح ہے یا غلط؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان کو غلہ کی تجارت نہیں کرنی چاہیے۔ اس سے ایمان بدل جاتا ہے۔ یہ قول صحیح ہے یا غلط اور مسلمان کو غلہ فروشی کرنے کے شرعاً مجاز ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کو غلہ کی تجارت جائز ہے۔ منع ہوتی تو طبقہ اولیٰ کے مسلمان کیوں کرتے حدیث شریف میں احتکار منع ہے۔ احتکار کہتے ہیں غلہ بند رکھنا جس سے لوگوں کو تکلیف ہو۔ اور گراں بکے قدرتی موسمی بیشی سے فائدہ اٹھانا منع نہیں۔

تشریح مفید

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ تجارت غلہ کی عموماً حرام ہے یا نہیں زید کہتا ہے کہ تجارت غلہ کی عموماً حرام ہے۔ کیونکہ وہ احتکار ہے اور احتکار حرام ہے۔ آیا یہ قول صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

جواب۔ رَبّ زِدْنِي عِلْمًا قول زید کا بدہیی البطلان ہے۔ کیونکہ تجارت غلہ کی عموماً ہر گز حرام نہیں۔ اور نہ وہ احتکار ہے۔ البتہ خریدنا غلہ وغیرہ کا جو قوت ہو۔ آدمیوں کا یا بہائم کا گرانی میں فروخت کیا جائے۔ احتکار ممنوع اور حرام ہے۔ امام نوویؒ منہاج وشرح صحیح مسلم بن الحجاج ص 31 میں فرماتے ہیں۔ قال اهل اللغة الخاطي بالهمزة هوالعاصي الاثم وهذا الحديث صريح في تحريم الاحتكار قال اصحابنا الاحتكار المحرم هوالاحتكار في الاقوات خاصة وهوان يشتري الطعام في وقت الغلاء للتجارة ولايبيعه في الحال بل يدخره ليغلو ثمنه انتهى

اور طیبی مرحوم شرح مشکواة المصابیح میں لکھتے ہیں۔ الاحتكار محرم هوفي الاقوات خاصه بان يشتري الطعام في وقت الغلاء ولا يبعه في الحال بل يدخره ليغلوا نتهى

مجالس ابرار میں مرقوم ہے۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احتكر فهوا خاطي هذا الحديث من صحاح المصابيح رواه عمر بن عبدالله ومعناان من تجمع الطعام الذي يجلب الى البلاد يحبسه لبيعه في وقت الغلاء فهوا اثم لتعلق حق العامة به وهوا بالحبس والامتناع عن البيع يريد ابطال حق هم ومتضيق الامر عليهم وهوا ظلم عام وصاحبه ملعون لما روي انه عليه السلام قال الجالب موزوق والمحتكر ملعون فانه عليه السلام بين في هذا الحديث ان الذي يجيئ الى البلاد ويحبسه ليبعه في وقت الغلاء فهوا ملعون بعيد من الرحمة ولا يحصل له البركة ما دام في ذالك الفعل انتهى وفي مجمع البحار من احتكر طعاما اي اشتراه وحبسه ليقل فيغلوا والحكر والحكرة الاسم منه وفي موضع اخر من احتكر فهو خاطئ بالهمزة المحرم من الاحتكار ما هوفي الاقوات وقت الغلاء للتجارة ويدخره للغلاء انتهى وفي

الفتح فیہ اشعار بان الاحتکار انما یمنع فی حالۃ مخصوصۃ انتہی

اوراگر بازار سے خرید نہ کرے۔ بلکہ اس کی زمین کا ہو۔ یا ارزانی میں کرے۔ لیکن اس کو روکے نہیں۔ بلکہ فوراً بیچ ڈالے۔ یا گرانی میں اس کو روکے لیکن تجارت مقصود نہ ہو۔ بلکہ مصارف روزمرہ کیلئے اس نے مول لیا ہو یا جنس قوت بشر اور بہائم سے خارج ہو توان سب صورتوں میں تجارت مذکور حرام نہیں بلکہ جائز اور درست ہے۔ بالاتفاق حنفیہ اور شافعیہ الخ۔

(فتاویٰ ثنائیہ۔ جلد2ص447۔448))بحوالہ فتاوی نزیریہ جلد2ص26۔(

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد14ص81-82

محدث فتویٰ